رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝

ظلمتیں کافور ہو جائیں گی اک دن دیکھنا | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | میں بھی اک نورانی چہرے کے بیرُوں میں ہوں

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسکو قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا (الہام مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی)

جلد ۳ | ۴ جولائی ۱۹۱۵ء | یک شنبہ | مطابق ۲۰ شعبان ۱۳۳۳ھ | نمبر ۵

مدینۃ المسیح علیہ السلام

مراجعت بخیریت ہمارے مکرم و معظم جناب مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ جمعرات کے دن دکن کے دورۂ تبلیغ سے فارغ ہو کر بخیر و عافیت دارالامان واپس پہنچ گئے۔ فالحمد للہ ✤

بلاد مغرب میں طلوع آفتاب کے آثار ایک دوست نے میدان جنگ یورپ کے بعض قابل ذکر حالات بارگاہ خلافت میں بیان کئے جن کا ماحصل یہ تھا کہ یورپ اب ایسی ایسی باتوں کو بھی ماننے پر مجبور ہو رہا ہے جنسے کبھی نفور تھا مثل تعدد ازدواج کی ضرورت وغیرہ کے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ نے فرمایا کہ زمین و آسمان پر اسوقت ساری کارروائیاں دین حق کی تائید و تصدیق کے لئے ہو رہی ہیں کاش کوئی ذرائع ایسے ہوتے کہ اقوام یورپ پر اسلام کی حجت تمام کی جا سکتی۔ اللہ تعالیٰ خود ہی کوئی راہ نکالے گا اور رفتہ رفتہ نکال رہا ہے (مفہوم بالفاظ راقم) ✤

تائید غیبی سلسلۂ عالیہ کے ممتاز خادم قدیم اخویم مکرم شیخ یعقوب علی صاحب سلمہ ربہ اور نوشتہ سیرت مولوی شیر علی صاحب مدظلہ العفو بعض دینی خدمات پر دورہ کے واسطے باہر تشریف لے گئے تھے۔ بدھ کی شام کو فائز المرام واپس آئے اور حضرت فضل عمر ایدہ اللہ کی خدمت میں جہاں اور ضروری حالات عرض کئے یہ بھی سنایا کہ اب حکام تک خدا کے فضل سے خود بخود اس سلسلہ حقہ کی صداقت و اہمیت کے بیش از پیش معترف ہوتے جاتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا یہ محض مولیٰ کریم کی غیبی تائید و نصرت ہے ✤

جماعت مبلغین کا جلسہ بحث فاضل میر محمد اسحٰق صاحب معلم مدرسہ مبلغین کے زیر نگرانی ۳۰ جون کو بعد نماز مغرب طلبائے مدرسہ موصوفہ کا جلسہ ہوا۔ خلافت کی تائید اور اعتراضات مخالفین کی تردید میں کئی طالبعلموں نے معقول و مدلل تقریریں کیں میر صاحب ممدوح بحیثیت استاد شفیق انکی اصلاح و تکمیل فرماتے جاتے تھے ✤

نکاح شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کے دوسرے بیٹے ابراہیم علی

اخبار احمدیہ

چوہدری امام الدین صاحب جسوکے ضلع گجرات اپنی لڑکی کے جنازہ کی درخواست کرتے ہیں ✤

نیز میاں میراں بخش صاحب (شیخوپور) پیر برکت علی صاحب (رنمل) مولوی امام الدین صاحب (گولیکی) میاں مہر دین صاحب (لالہ موسیٰ) اور چوہدری احمد الدین صاحب مختار (گجرات) کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہیں کہ ضلع گجرات کی انجمن احمدیہ کو باقاعدہ طور پر قائم کیا جائے ✤

منشی وزیر محمد صاحب طالب علم مبلغین کالج کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ جنکی وجہ سے آپکی تعلیم میں ہرج ہو رہا ہے احباب۔ دعا فرماویں ✤

شملہ سے ہمیں اپنے ایک محترم بھائی کے ذریعہ معلوم ہوا

باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا

ہے کہ ایک غیر احمدی جو احمدیت کے بالکل قریب تھے۔ اور انھوں نے بیعت کے لئے خط بھی لکھ لیا تھا کہیں بدقسمتی سے پیغامی مناظر عبدالحق سے جا ملے۔ اس نے باتوں باتوں میں ان سے کہا کہ مرزا صاحب کے کلام میں اسقدر تضاد اور اختلاف ہے کہ الامان جس کا کچھ تو ہم نے پول کھول دیا ہے اور کچھ اور کھل جائے گا۔ اب کوئی عقلمند آدمی تو احمدی ہوگا نہیں ہاں جاہل لوگ احمدی ہوں تو ہوں۔ یہ اس شخص کا حلفیہ بیان ہے۔ لہٰذا اس کی صداقت میں کچھ بھی شبہ کی گنجایش نہیں کیونکہ غیر مبائعین کے لچھن اب کچھ ایسے ہی دیکھے جاتے ہیں کاش جو لوگ ابھی تک صرف حسن ظن سے کام لیکر ان کا ساتھ دے رہے ہیں وہ سوچیں کہ ان لوگوں میں احمدیت کا کیا باقی رہ گیا ہے۔ قطع نظر اس کے غیر احمدی بھی انھیں اب منہ نہ لگاتے ہوں۔ لا الیٰ ھٰؤلاء ولا الیٰ ھٰؤلاء +

نیب گڑھ ضلع گوڑگانوہ سے حکیم محمد حسین صاحب خبر دیتے ہیں کہ ۲۸۔ جون سے ایک غیر احمدی مولوی کے ساتھ ہماری جماعت کا مباحثہ تحریری شروع ہوگیا ہے مسئلہ زیر بحث فی الحال وفات مسیح ہے اور شائد بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی پر بھی بحث ہوگی حضرت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حق کا حامی و ناصر ہو آمین +

شملہ سے محمد سعید صاحب لکھتے ہیں کہ ۲۷ جون کو ۴ گھنٹے تک مخالفین کیطرف سے تقریر ہوتی رہی۔ یہ لوگ بغیر موقعہ ومحل کے صفحے کے صفحے پڑھتے چلے جاتے ہیں اگر حضرت مسیح موعودؑ نے یہ لکھا ہے کہ دیکھو میں مسلمان ہوں اور مسلمان کو کافر مت کہو تو اس سے نتیجہ یہ نکالا جاتا ہے کہ کسی کو کافر کہنا درست نہیں خواہ اسکے اپنے حالات کفر پر ہی دلالت کیوں نہ کرتے ہوں۔ غرض بے سروپا باتوں پر اتر آئے ہیں اور حکیم مرہم عیسیٰ تو ایسا بے باک ہوگیا ہے کہ گالیوں تک سے نہیں چوکتا۔ حضرت صاحب نے ان کو لکھا یا کہ آپ چلے آئیں اب یہ لوگ قابل خطاب بھی نہیں رہے (مفہوم بالفاظ راقم)

ایک بھائی پر جنھوں نے (افسوس کہ اپنا مقام صاف نہیں لکھا) کسی مخالف ملاں نے دشمنان حق کی مدد سے جھوٹا مقدمہ دائر کر دیا ہے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس ابتلائے سے بچائے +

بمبئی سے چلکر اخویم مکرم مفتی محمد صادق صاحب بھوپال پہنچے تھے۔ ریل میں کچھ کتابیں تقسیم کیں۔ الحمد للہ کہ ایک نیا احمدی ہوا۔ جو مخلص اور جوشیلا آدمی ہے +

لدھیانہ میں جماعت احمدیہ نے سیٹھ عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا صاحب مرحوم کی نماز جنازہ ادا کی۔ جزاہم اللہ۔ دیگر احباب بھی تقلید کریں +

ماسٹر اصغر علی صاحب احمدی ڈرائنگ ماسٹر ٹکنیکل سکول لدھیانہ۔ احباب سے ملتجی ہیں کہ جماعت لدھیانہ کی کمزوریاں رفع ہونے کے لئے دعا کریں۔ ان کا اپنا ارادہ ہے کہ اخبار میں جن احباب کیطرف سے دعاؤں کی تحریک ہوتی ہے ان کے نام درج رجسٹر کر لیا کریں اور دعاؤں کے وقت ان کا خیال رکھیں۔ بہت مبارک بات ہے دیگر احباب بھی یہ ثواب کمانے کی جانب متوجہ ہوں +

مالیر کوٹلہ سے عزیز مکرم جناب محمد عبدالرحیم خاں صاحب خلف السعید حضرت نواب صاحب قبلہ تحریر فرماتے ہیں کہ سب مع الخیر پہنچ گئے مگر وہاں جاکر عزیز موصوف کی طبیعت ذرا ناساز ہو گئی ہے احباب دعا فرمادیں +

راولپنڈی کے برادران غلام نبی و کرم الٰہی سیٹھی احمدی لکھتے ہیں کہ مشکلات بدستور ہیں برادران دینی دعا سے مدد فرمائیں +

لائلپور میں برادر محمد حسین خان صاحب کو خدا تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا۔ حضرت نے اس کا نام عبدالرحمٰن رکھا۔ خدا تعالیٰ عمر و سعادت نصیب کرے +

محمد شفیع صاحب احمدی متعلم نارمل سکول راولپنڈی۔ بیماری سے شفا پانے اور امتحان میں کامیاب ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں +

دانہ زید کا میں جملہ سر برآوردہ ممبران نے جمع ہوکر فیصلہ کیا ہے کہ وہاں کی انجمن احمدیہ آیندہ سے الگ ہوگی۔ اور قلعہ صوبہ سنگھ کی جدا۔ صدر انجمن احمدیہ سیالکوٹ کو بھی مطلع کیا گیا +

خبریں

جنگ

زار روس نے فوجی ضروریات کے متعلق نہایت جوش دلانے والے الفاظ میں اپنی قوم کو توجہ دلائی ہے کہ جنگ خواہ کتنا ہی طول کھینچے مگر ہمارا مستقبل یقیناً شاندار ہے۔ دشمن کی سرکوبی بہرحال لازمی سمجھو کیونکہ بغیر اس کے امن ہونا غیر ممکن۔ رعایا بھی ہر حصہ ملک میں غیر معمولی گرمجوشی سے فوجی طاقت کو زبردست بنانے کا عزم مصمم ظاہر کر رہی ہے +

لارڈ کچنر ۹ جولائی کو گلڈ ہال میں نئی فوجی بھرتی کی ضرورت پر تقریر کرینگے تاکہ برٹش محاذ پر زیادہ سے زیادہ جمعیت فراہم ہو سکے +

میدان حرب میں ایک مقام پر دس ہزار کے قریب لاشیں غیر مدفون یا نیم مدفون پڑی سڑ رہی ہیں جنسے وبا پھیلنے کا خدشہ ہے یہاں کا درد انگیز نظارہ قلم کا یارا نہیں کہ لفظوں میں ادا کر سکے۔ عبرت! +

مغربی معرکہ کارزار کی تازہ اطلاع ہے کہ میٹزیرل کے مشرق میں فرانسیسیوں نے سائے مور جونیر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے +

۳۰۔ جون کی تار خبر ہے کہ ہسار نام اگنیوٹ نے بحیرہ ایجین میں بندرگاہ ہونیر گولہ باری کرکے دشمن کے سامان حرب اور ذخیرہ پیٹرولیم کو تباہ کر دیا۔ ترکوں نے بندوقوں سے دو ہزار کارتوس چھوڑے۔ مگر عبث +

روما (اٹلی) کا پیام برقی ہے کہ مانٹینگرو کی سپاہ نے مقام سانجیووانی پر قبضہ کر لیا۔ اور اہل البانیہ نے شاہ نکولس کو اپنا تاجدار تسلیم کر لیا ہے +

اطالین حملوں کی کارروائی مسلسل بارش کے سبب رک گئی ہے کیونکہ انکے ہاں زیادہ زور گولہ باری اور توپخانہ پر ہوتا ہے +

مختلف

برٹش قیدی جرمنی سے ۳۰ جون کو لنڈن پہنچے۔ پرتپاک استقبال کیا گیا +

امریکن سفیر کا بیان ہے کہ ۶۵ برطانوی اسیران حرب کی صحت اچھی ہے اور انکے ساتھ ترکوں کا برتاؤ عمدہ ہے +

مشرقی بنگال میں قحط کی مصیبت۔ الامان۔ امدادی چندہ ہو رہا ہے۔ سرکار نے بھی کچھ رقم دی ہے بیٹرہ میں ۴ آدمی بھوکے مر گئے +

روسی وزارت حربیہ مستعفی ہوگئی + **جنرل بوتھا** نے جرمن جنوب مغربی افریقہ میں تین مقامات پر قبضہ کر لیا ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دار الامان مورخہ ۴ جولائی ۱۹۱۵ء

ندائے برائے گوش ہوش

اگر باز باشد ترا گوش ہوش + زگورت ندائے در آید بگوش
کہ اے طعمۂ من پس از چند روز + پے حرص دنیائے دوں کم بکوش

خدائے تعالےٰ نے جو زمانہ مسیح موعود و مہدی مسعود کے ظہور کا اپنے رسول پاکؐ کی معرفت بتلایا تھا۔ اسکے اکثر و بیشتر آثار اسوقت کے مسلمان خود اقرار کرتے ہیں کہ ظاہر ہو گئے۔ انھوں نے یہ بھی صاف صاف قبول کر لیا ہے کہ انکی حالت نہ صرف من حیث القوم بلکہ بلحاظ دین و مذہب بھی منتہائے زوال کو پہنچ چکی اور از حد محتاج اصلاح ہو گئی ہے۔ اب اگر خدا انکی آنکھیں کھولے تو یہ دیکھ لینا کچھ بھی دشوار نہیں کہ آنیوالا عین وعدہ کے مطابق چودھویں صدی کے سر پر آچکا۔ اور الحمد للہ جو غرض اسکے مبعوث ہونیکی تھی بوجہ احسن پوری کرگیا۔ (صلوٰۃ اللہ علیہ)

دوسری قوموں کا اس عظیم الشان مامور و مصلح کے متعلق مغالطہ میں رہنا یا ٹھوکر کھانا اتنا زیادہ محل تعجب نہیں۔ جو قوم انبیاءؑ کو ماننے کی دعویدار ہے اور قرآن و حدیث پر بقول خود سچا و پختہ ایمان رکھتی ہے اسکا انکار ہر طرح سے قابل مواخذہ ٹھہرتا ہے۔ قبل ازیں کہ ہم ان مسلمانوں پر حجت تمام کریں ایک صریح غلط فہمی کا ازالہ ضروری سمجھتے ہیں جسمیں سلسلہ احمدیہ کے مخالفین اکثر مبتلا ہیں۔ عام اس سے کہ وہ کسی دین و ملت سے تعلق رکھتے ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ اچھا ہم مرزا صاحبؑ کو مان تو لیں مگر دقت یہ ہے کہ وہ تو مسیح۔ مہدی کرشن وغیرہ وغیرہ سب کچھ خود ہی بنتے ہیں۔ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ہی شخص کئی عہدوں پر ممتاز ہو +

ان کا یہ اعتراض بظاہر دلکو لگتا ہوا اور کسیقدر وزن دار معلوم ہوتا ہے لیکن اسکی اصل وجہ قلت تدبر ہے ورنہ اس کا سمجھنا چنداں دشوار نہیں۔ ہم ایک موٹی مثال دیتے ہیں۔ دیکھو جب خشک سالی کی مصیبت چار سو اپنا دامن پھیلائے ہوئے ہو۔ پیاسی خلقت نزول باران رحمت کے لئے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے آسمان کی طرف تکتی ہو تو اسوقت تمام مختلف اقوام کے لوگ اپنی اپنی بولی میں ماء۔ پانی۔ واٹر۔ جل۔ آب وغیرہ جداگانہ ناموں سے اس شے کیلئے دست بدعا ہونگے جو آسمان سے اُتر کر خشک زمین کو سیراب کرتی ہے اور ہر قوم کو ایک ہی قسم کے فوائد پہنچاتی ہے یعنی گو مختلف زبانوں اور قوموں میں اسکے الگ الگ نام ہوں لیکن ماہیت اسکی ایک ہے اور اس کا استعمال و فائدہ بھی سب کے واسطے یکساں ہے +

پس جب موعودہ مصلح و ہادی برحق کا بھیجنے والا ایک ہی خدا ہے اسکے بھیجنے کی غرض و غایت بھی ایک یعنی اصلاح و ہدایت خلق اور زمانۂ ارسال بھی ایک جسے آخر زمان یا قرب قیامت کا وقت کہا گیا ہے۔ تو پھر وہ شخص بھی ظاہر ہے کہ ایک ہی ہو سکتا ہے کیونکہ اگر ایک سے زیادہ ہوں تو یا وہ باہم متحد الاغراض ہونگے یا ایک دوسرے سے کچھ اختلاف رکھتے ہونگے لیکن پہلی صورت میں تو ان کا متعدد ہونا عبث ہوگا مگر خدا تعالیٰ کا کوئی فعل عبث نہیں ہوتا۔ اور دوسری صورت میں انکے اختلاف و نزاع سے غرض مطلوبہ فوت ہو جائیگی لہذا آنیوالا شخص بہر نہج ایک ہی عظیم الشان شخص ہو سکتا ہے خواہ اسے بروز مصطفےٰؐ اور مہدی کہہ لو یا مسیح یا کرشن اوتار یا اور کسی نام سے پکار لو جس کا کسی قوم کو اس کے مذہب نے وعدہ دیا ہو۔ اور ایک ہی شخص کا مختلف ضرورتوں قابلیتوں اور مناسبتوں کے سبب متعدد منصبوں پر مامور ہو جانا کوئی محل تعجب نہیں۔ ہم دنیا میں بھی اسکی بہتیری مثالیں روزمرہ دیکھتے ہیں۔ فرض کرو زید کا ایک ہی وجود ہے مگر وہی ایک کسی کا مخدوم ہے کسی کا خادم۔ کسی کا مربی و سرپرست۔ کسی کا پروردہ کسی کا دوست۔ کسی کا باپ۔ کسی کا بھائی۔ کسی کا بیٹا وغیرہ وغیرہ اسی طرح بہت سے اشخاص متعدد سرکاری عہدوں میں بھی اشتراک رکھنے والے ہوتے ہیں +

اب ہم اُن مسلمانوں سے پوچھتے ہیں جنھیں مسیح و مہدیؑ کا کا تا حال انتظار ہے مگر جو اُنکے ظہور میں چودھویں والی ایک تاریخ (آنچ) کی کسر بتلاتے ہیں۔ کہ آیا تم خدا اور رسولؐ کے مقرر کردہ نشانوں سے فائدہ اُٹھانا ضروری سمجھتے ہو یا نہیں؟ ظاہر ہے کہ مسلمان کہلا کر اس ضرورت سے انکاری کوئی بھی نہیں ہو سکتا

پس اگر ان نشانوں کا ماننا لازمی ہے تو بتلاؤ کہ اب تک کے ظاہر شدہ نشانات سے تم نے کونسا فائدہ اُٹھایا؟ بالفرض اگر ایک دو نشان کسی رنگ میں پورے ہونے باقی بھی ہیں تو انکے ظہور پر تمہارا ایمان لانا کیا نفع پہنچا سکتا ہے جبکہ دوسری ہزاروں آسمانی و زمینی شہادتوں کو تم رد کر چکے ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یوم یاتی بعض اٰیٰت ربک لا ینفع نفسًا ایمانھا لم تکن اٰمنت من قبل +

دیکھو کسوف خسوف کا ماہ رمضان میں ہونا کتنا زبردست اور عدیم النظیر نشان تھا جسکی نسبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ”ان لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض“ ہمارے مہدی کے دو نشان ہیں جو زمین آسمانوں کی پیدایش سے آج تک اور کسی کے لئے دنیا پر ظاہر نہیں ہوئے +

مگر اے مسلمانو! کیا تمنے اس نشان سے کچھ فائدہ حاصل کیا؟ کیا تم کو معلوم نہیں کہ جسوقت یہ نشان آسمان پر ظاہر ہوا اس زمانہ میں دنیا کے پردہ پر سوائے حضرت میرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کوئی اسبات کا مدعی نہ تھا کہ میں شخص موعود ہوں اور خدا کیطرف سے منصب مہدویت پر مامور +

ہم جانتے ہیں کہ تمہارے دل اس معاملہ میں متذبذب تو ہو چکے ہیں کیونکہ مسیح موعودؑ کے کا ہی حربوں نے اُن خیالات خام اور عقائد باطلہ کا طلسم پاش پاش کر دیا ہے جو اب تک تمکو قبول حق سے مانع رہے لیکن اب تم محض سخن پروری کے طور پر مولوی ملانوں کے پیچھے لگ کر اپنے ایمان کو معرض خطر میں ڈال رہے ہو۔ یاد رکھو ہمیشہ سے ماموروں اور مرسلوں کی تصدیق میں مزاحم اور خدا کی راہ سے روکنے والے وہی لوگ ہوتے آئے ہیں جو اپنے علم یا رسمی دینداری کے گھمنڈ میں ”یصدون عن سبیل اللہ“ کے مصداق بنے۔ عامی اور بازاری لوگوں کو بہت کم دیکھا یا سنا ہوگا کہ دینی معاملات میں دخل دیں یا کسی کو سچائی کے ماننے میں سد راہ ہوں۔ پس تم کیوں نہیں اپنی آنکھوں اور عقل و ہوش سے کام لیتے۔ یقین جانو یہ حلوے مانڈے سے غرض رکھنے والا فرقہ عاقبت میں ہرگز ہرگز تمہارے کام نہ آئے گا +

اس خطرناک روک کے علاوہ تمہارے دنیاوی علائق بھی تمکو ادھر آنے سے باز رکھتے ہیں۔ مگر آہ! کیا تمہیں خبر نہیں کہ دنیا کی حرص و ہوس دنیا کے رشتے ناطے اور اس کے سارے سامان سب نقشے ٹوٹے یہاں کے یہیں رہ جانیوالے فانی جھگڑے ہیں۔ ناداں ہے جو انکی خاطر فکر عقبیٰ سے غافل رہتا ہے۔ دیکھو ہم بار بار تمہیں کان کھول کے جتلائے دیتے ہیں کہ بیہودہ والی یہ ضدیں تمکو کچھ نفع نہ دینگی۔ مسیح موعودؑ کے منکروں نے کیا فلاح پائی جسکی تم توقع رکھتے ہو۔ آسمان پر اس قضیہ کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ دنیا میں ایک انقلاب عظیم کا آغاز اور قیامت کا نمونہ جا بجا پیش نظر ہے۔ غلبۂ حق کے آثار ہر طرف نمودار ہیں یہی وہ امتحان ایمان کا وقت ہے جسکی خدا کے راستباز ہزاروں برس سے خبر دیتے آئے ہیں۔ پس تم ع

اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خدا +

ہمارا شادی فنڈ

مکرم مقامی صاحب الحکم کی اس رائے سے ہم کو بالکل اتفاق ہے کہ بیاہ شادی کے موقعوں یا دیگر خوشی کی تقریبات پر ہر شخص اپنی اپنی وسعت وحیثیت کے مطابق بطیب خاطر بہت کچھ خرچ کر دیتا ہے لیکن ہماری جماعت کو تو بفضل خدا بطفیل بروز مصطفےٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) اکثر فضول رسوم اور ناحق کی زیر باریوں سے نجات ملگئی ہے۔ لہذا اس انعام الٰہی کے شکرانہ میں چاہیئے کہ دینی اغراض کی اعانت میں کچھ نہ کچھ ضرور دیدیا کریں۔ خاصکر نکاح بیاہ کے موقعہ پر تو اور بھی زیادہ اسکا خیال ہونا چاہیئے تاکہ ہمارے رشتے خیرات وصدقات کی برکت سے ساز گار وثمردار ہوں۔ یہ امر موجب طمانیت ہے کہ دارالامان میں جو نکاح حضرت خلیفۃ المسیح کے منشا سے ہوتے ہیں ان کے اندراج کی غرض سے مقامی انجمن احمدیہ نے ایک رجسٹر کھولنے کی تجویز پاس کر دی ہے۔ پس جو نکاح خاص قادیان میں پڑھے جایا کریں انکا آئندہ سے اس رجسٹر میں لکھوا دینا ضروری ہوگا جس سے بوقت ضرورت بہت سے کام نکل سکتے ہیں۔ دیگر مقامات کی انجمنیں بھی ہمیں امید ہے کہ اسطرف بہت جلد متوجہ ہونگی۔ یہاں نکاح پڑھوانے والے احباب کی رقوم امداد ایسی ہی تقریبات پر غریب مہاجرین اور مستحق نومسلموں کے کام آسکیں گی۔ اور بیرونجات کے احباب اپنی اپنی ضروریات کے مناسب مصرف تجویز کر سکتے ہیں +

مجلس معتمدین سے قابل اخراج

صاحب موصوف نے قوم کو توجہ دلائی ہے کہ جو لوگ حضرت مسیح موعود (علیہ الصلوۃ والسلام) کی الوصیت نمبر ۱۳ کے ماتحت مجلس معتمدین سے خارج کیئے جانے کے مستوجب ہو چکے ہیں انہیں باضابطہ خارج کر دیا جائے۔ افسوس کہ اس رائے کی تائید میں ہم کو بچند وجوہ تامل ہے۔ اولاً یہ کہ جب تک امام محترم ایدہ اللہ بنصرہ کا ارشاد یا اجازت حاصل نہ ہو۔ تو مرکزی صدر انجمن کیا کر سکتی ہے؟ دوم یہ کہ جو لوگ خود ہی اپنے طرز عمل سے مرکزی تعلقات کو عملاً قطع کر چکے ہیں۔ انہیں بطور ضابطہ دودھ میں سے مکھی کیطرح نکال باہر کرنے کی ایسی کیا جلدی ہے ہو سکتا ہے کہ آئندہ اللہ تعالیٰ انہیں سے کسی کو رجوع بحق کی توفیق بخشے۔ بہتر ہے یہ کہ ان کے اخراج یا عملاً از خود قطع تعلق سے جو کمی مقررہ تعداد ممبران مجلس میں واقع ہوئی ہو اسے پورا کر لیا جائے۔ وقت آیا کوئی وجہ ضابطہ معرض بحث میں آئیگی یا نہیں۔ آیا اس تو انکی تصریح دریافت طلب ہے۔ اگر نہیں تو پھر تعداد معینہ میں کمی دکھلانے کے بغیر نئے ممبروں کی ایزادی کسطرح عمل میں آئی +

سیٹھ صاحب مرحوم کا قائمقام

حاجی سیٹھ محمد عبدالرحمن اللہ رکھا صاحب مرحوم کی خبر وفات کسی گزشتہ اشاعت میں درج ہو چکی ہے۔ ان کے انتقال سے مجلس معتمدین میں ایک ممبر کی جو کمی واقع ہوئی ہے وہ ضرور پوری کیجانی چاہیئے۔ اب سوال یہ ہے کہ کون ان کی جگہ منتخب ہو۔ امید ہے کہ صدر انجمن کو خود ہی اسکا خیال ہوگا اور وہ کسی قریبی اجلاس میں اس ضروری مسئلہ پر غور فرمائے گی سیٹھ صاحب کا نعم البدل یا بدل تو بظاہر مشکل سے ملیگا۔ لیکن ہم اس بارہ میں اس سے زیادہ کسی صلاح ومشورے کی ضرورت نہیں سمجھتے کہ انتخاب کے وقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے معیار تجویز کو توجہ خاص ملحوظ رکھا جائے گا +

جابجا احمدی جلسے کرنیکی ضرورت

الحمد للہ کہ خلافت ثانیہ کے فیض وبرکات کی وجہ سے جماعت احمدیہ میں ایک پاک جوش۔ اخلاص اور سعی فی الدین کی تازہ روح پھونکی گئی ہے اکثر افراد جماعت اپنے اندر بجائے جمود وغفلت کے ایک بیداری کی سپرٹ پاتے ہیں اسلام کا بول بالا کرنے کی دھن اکثر دلوں کو لگ گئی ہے تبلیغ حق کی ایک لہر ادھر سے ادھر تک دوڑی ہوئی معلوم ہوتی ہے ہر احمدی اپنی اپنی حالت طاقت اور ہمت کے مطابق اس کار خیر میں حصہ لے رہا ہے۔ کوئی زبان سے کوئی قلم سے کوئی مالی قربانی سے کوئی دعاؤں سے۔ غرضیکہ مناسب وممکن طریقوں میں سے کوئی ایسا طریقہ نہیں جسپر عمل نہ ہو رہا ہو۔ انفرادی کوششوں کے علاوہ متفقہ خدمات کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ جسکے نیک نتائج خدا کے فضل سے روز بروز زیادہ ظہور میں آتے جاتے ہیں۔ کئی جگہ کی احمدیہ انجمنوں نے اس سال اپنے ہاں جلسہ کی بنیاد ڈالدی ہے۔ اور کچھ علماء کو بلا کر ان کے مواعظ حسنہ سے سعید روحونکو فائدہ پہنچایا اور تیرہ دلوں پر حجت قائم کی ہے۔ ہمیں قومی اجتماع کی اہمیت کی طرف توجہ دلانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ کیونکہ احمدیہ جماعت بفضلہ تعالیٰ اس سے خوب واقف ہے۔ البتہ اتنا عرض کردینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ جماعتیں جنھوں نے اپنے ہاں سال میں کم از کم ایک دفعہ بھی جلسہ نہیں کیا۔ وہ ضرور اسطرف توجہ کریں۔ اور اُن جماعتوں سے سبق حاصل کریں۔ جو اسوقت تک کئی کئی جلسے کر چکی ہیں۔ مالی مشکلات کا عذر بلا شبہ ایک حد تک قابل پذیرائی ہوتا ہے لیکن باوجود ان مجبوریوں کے بھی ہم ایسی کئی جماعتوں سے واقف ہیں جنھوں نے خدا تعالیٰ کے فضل ونصرت پر بھروسہ کرکے بہت عمدگی سے جلسوں کا اہتمام کیا۔ اور اپنے ایثار اور قربانی کا اعلےٰ نمونہ دکھایا ہے۔ پس ہر ایک وہ مقام جہاں انجمن احمدیہ باقاعدہ طور پر قایم ہو یا جہاں قلیل التعداد احمدی بھی مقتدر وبااثر ہوں وہاں ضرور سالانہ جلسہ ہونا چاہیئے اسطرح ایک تو ارد گرد کے احمدی احباب کو ایک دوسرے سے تعارف اور استحکام تعلقات کا موقع مل جائے گا۔ دوسرے سلسلہ حقہ کی صداقت کا سکہ غیر احمدی لوگوں کے قلوب پر جمیگا انشاء اللہ۔ اور سعید روحوں کے لیئے قبول حق کی ایک اچھی تقریب نکل آئے گی۔ تیسرے مقامی احمدی احباب بھی اپنے علمائے سلسلہ کے وعظوں اور لیکچروں سے فائدہ اٹھا سکینگے ہمیں امید ہے کہ برادران ملت اس نیک تحریک کو بیکار نہ جانے دینگے۔ والسلام +

شریر النفسوں کی کاروائیاں

ایک دو بار پہلے بھی ایسا ہوا ہے کہ ایک شخص نے خود ہی بیعت کا خط لکھا۔ مگر یہاں سے بیعت کی منظوری کا خط جانے پر دو چار روز بعد وہاں سے تحریر آگئی کہ میں نے بیعت نہیں کی۔ آج تک ہم نے ان خطوط کی کبھی پروا نہیں کی۔ کیونکہ یہ سلسلہ خدا کا سلسلہ ہے۔ اگر کوئی بدنصیب مرتد ہوتا ہے تو وہ اپنا ہی کچھ بگاڑ لیتا ہے۔ ہمیں تو اسکا ارتداد گویا ایک قوم کی آمد کی خوشخبری سناتا ہے فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہٗ۔ مگر حال میں مونگیر سے ایک صاحب حبیب اللہ عرف شعیب اللہ کی طرف سے بیعت کی درخواست آئی یہاں سے جواب گیا۔ پھر چند روز بعد ایک گندی گالیوں سے بھرا ہوا خط پہنچا جس میں بیعت سے انکار اور نہایت ناپاک الفاظ کی بھرمار تھی۔ ہم نے پہلا کارڈ جسمیں بیعت کی درخواست تھی اور دوسرا کارڈ جس میں انکار اور گالیاں تھیں سکرٹری صاحب جماعت احمدیہ مونگیر کی خدمت میں بغرض تحقیقات بھیجا۔ تحقیقات پر معلوم ہوا کہ بابو حبیب اللہ تو صدق وسداد سے اپنی بیعت پر قایم ہیں یہ کسی شریر النفس کی کاروائی ہے۔ اور اس شریر کا نام معلوم ہو گیا ہے۔ بلکہ اسکی ایک تحریر بھی حاصل کر لی گئی ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ خط اسی کا ہے۔ ہمارے خیال میں ایسی خباثت ایک مسلمان کے لیئے نہایت قابل شرم بات ہے۔ جو باتیں اس کم بخت نے لکھی تھیں انکے مطابق ہمیں حق تو یہ پہنچتا تھا کہ اس خط کو حوالہ پولیس کر دیتے۔ مگر اسکے غریب رشتہ داروں پر ہمارے سکرٹری صاحب رحم کرتے ہیں۔ کہ شاید وہ اپنی اصلاح کرے۔ افسوس مسیح موعودؑ کے انکار سے اب مسلمانوں کی اخلاقی حالت اسقدر گر گئی ہے +

کثرت ازدواج اور آرائین میگزین

(اشاعت مورخہ ۲۳ جون سے آگے)

مضمون نگار کی جسارت تو دیکھئے۔ قرآن کریم کی وہی آیت کریمہ جسمیں خدا تعالیٰ نے دو سے لیکر چار تک عورتوں کے کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اور بدرجہ تنزل ایک کی اجازت دی ہے۔ اسی سے کثرت ازدواج کے خلاف "تائید چاہتا ہوا لکھتا ہے کہ "کلام پاک نے اس عادت ذمیمہ کو مٹانے کے لیے حکم دیا ہے کہ تم دو دو تین تین اور چار چار بیویاں حسب رضا کر سکتے ہو۔ مگر بدیں شرط کہ تم ان میں مساوات اور انصاف کا برتاؤ کر سکو۔ اور اگر تم ڈرو کہ تم عدل نہیں کر سکو گے تو ایک سے زاید نہیں کر سکتے"۔ پھر ایک دوسری آیت اس کے ساتھ ملا کر یہ نتیجہ نکالتا ہے۔ کہ "یامر بالبداہت ثابت ہے کہ عورتوں کے معاملہ میں عدل کرنا ناممکن الوقوع ہے۔ اور کوئی شخص دعویٰ سے نہیں کہہ سکتا کہ وہ اس امر میں منصف و عادل ثابت ہو سکے گا۔ کیونکہ دو عورتوں میں سے ایک بے سلیقہ ہو۔ اور دوسری با سلیقہ۔ یا ایک خوبصورت ہو۔ دوسری بدصورت۔ یا اگر ایک دولت مند ہو دوسری غریب یا اگر ایک باعلم و شعور ہو اور دوسری محض بے علم وغیرہ۔ تو ان حالات اور واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے عدل و انصاف کا وقوع پذیر ہونا ناممکن اور محال ہے۔ چنانچہ خود ذات باری عزّ اسمہ نے فرمایا ہے کہ تم باوجود خواہش کے بھی عدل نہیں کر سکتے پس تم ایک سے زاید بیویاں نہیں کر سکتے"۔

ان آیات قرآنی کے سمجھنے میں مضمون نگار نے سخت ٹھوکر کھائی ہے۔ پہلی آیت یہ ہے وان خفتم الا تقسطوا فی الیتمی فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلث وربع۔ فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ۔ یعنی اگر تم ڈرو کہ یتیموں کے معاملہ میں انصاف نہ کر سکو گے تو ان عورتوں سے نکاح کر لو جو تمہیں پسند ہوں۔ دو دو تین تین اور چار چار۔ لیکن اگر تمہیں اس بات کا خوف ہو کہ عورتوں میں انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی کرو۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دو دو تین تین اور چار چار تک عورتیں کرنے کو پسند فرمایا ہے کیونکہ آگے فان خفتم کی شرط لگا کر ایک عورت کرنے کی اجازت فرمائی ہے۔ اور ایسی مشروط اجازت کی بہت سی مثالیں محاورات روزمرہ میں پائی جاتی ہیں۔ جنہیں کہنے والے کا اصل منشا یہی ہوتا ہے کہ پہلی بات ہی کی جائے۔ مثلاً ایک اُستاد اپنے شاگرد کو کہتا ہے کہ تم گھر سے بیس سوال نکال کر لانا۔ اور اگر مشکل ہوں اور اتنے نہ نکال سکو تو پھر دس ہی نکال لینا اس کہنے سے اُستاد کا یہی منشا ہوگا کہ لڑکا اول تو بیس سوال نکالے۔ اور اگر اتنے نہ نکال سکے تو دس ہی نکال لائے۔ اسیطرح ایک آقا اپنے نوکر سے کہتا ہے کہ تم وہاں سے چار چار یا پانچ پانچ چیزیں اٹھا لاؤ۔ اور اگر اتنی نہ اٹھا سکو تو ایک ایک ہی سہی اسکا بھی یہی مطلب ہوگا۔ کہ اگر نوکر پہلے حکم کی تعمیل کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ تب دوسرے کو بجا لائے۔ لیکن اگر اسمیں طاقت ہو تو پہلے ہی کی تعمیل کرے۔ اِس آیت میں اللہ تعالےٰ نے اسی طرح فرمایا ہے کہ تم دو دو تین تین اور چار چار بیویاں کرو۔ ہاں اگر ان میں عدل کرنے سے ڈرو تو ایک کر لو۔ پس خدا تعالیٰ نے ایک بیوی کے ساتھ عدم عدل کے خوف کی شرط لگا دی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اجازت بدرجہ تنزل دیگئی ہے اور اصل حکم دو دو تین تین چار چار ہی بیویاں کرنے کا ہے۔ مضمون نگار نے اس آیت کو یہاں تک تو مانا ہے کہ اسمیں چار تک عورتیں کرنے کی اجازت ہے۔ لیکن دوسری آیت کو اس کے ساتھ ملا کر غلط مطلب نکالا ہے۔ دوسری آیت یہ ہے۔ ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل فتذروھا کالمعلقۃ۔ یعنی تم عورتوں میں ہرگز عدل نہیں کر سکتے۔ اگرچہ اسکی تمہارے دل میں حرص بھی ہو۔ پس تم ایک عورت کی طرف ہی اسطرح نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو لٹکی ہوئی چیز کی طرح چھوڑ دو اِس آیت سے مضمون نگار نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ "پس تم ایک سے زاید بیویاں نہیں کر سکتے"۔ لیکن کیسے تعجب اور افسوس کا مقام ہے کہ بجائے اسکے کہ پچھلی آیت سے وہ نتیجہ اور مفہوم نکالا جاتا جو پہلی آیت کے صریح حکم کے خلاف نہ ہوتا۔ اسنے وہ بات نکالی ہے جو اسکو منسوخ قرار دیتی ہے۔ کیونکہ اسمیں تو خدا تعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ دو دو تین تین چار چار عورتوں سے نکاح کرو۔ بشرطیکہ تم ان میں عدل کر سکو۔ اور یہاں فرماتا ہے کہ تم اگر عدل کرنے کی خواہش بھی کرو تو بھی نہیں کر سکتے۔ اسلیئے ایک ہی بیوی کرو۔ اس بات کو دیکھ کر ہر ایک انسان کہہ سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ حکم دینے کا کیا منشا تھا۔ اور کیوں اس نے اپیچ پیچ کر کے یہ حکم دیا صاف طور پر کیوں نہ فرما دیا کہ تم عورتوں سے عدل نہیں کر سکتے۔ اسلیئے ایک سے زاید بیویاں نہ کرو۔

خدا جانے مضمون نگار قرآن مجید میں ناسخ و منسوخ کا قائل ہے یا نہیں۔ اگر ناسخ و منسوخ کا قائل ہے تو ہم مختصراً بتاتے ہیں۔ کہ ایسا عقیدہ رکھنا شریعت اسلام کی بیخ و بن اکھیڑنا ہے۔ کیا خدائے قدوس کی نسبت یہ گمان کیا جا سکتا ہے۔ کہ ایک وقت اس کی طرف سے کوئی حکم آئے۔ اور دوسرے وقت اسکے خلاف جس سے پہلے حکم کی کمزوری اور غلطی کا ثبوت مل جائے۔ ہرگز نہیں۔ تو پھر یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ قرآن کریم کی ایک آیت کو دوسری آیت منسوخ کرتی ہے۔ اور اگر مضمون نگار یہ نہیں مانتا۔ تو اس پر فرض ہے۔ کہ ان دونوں آیتوں میں اسکے اپنے کیئے ہوئے معانی سے جو تناقض پیدا ہو گیا ہے۔ اسے دور کرے۔ اور بتلائے کہ ایک جگہ خدا کا حکم دینا اور دوسری جگہ رد کر دینا کیا معنی رکھتا ہے میں دعوے سے کہتا ہوں کہ یہ تناقض اسوقت تک ہرگز دور نہیں ہو سکے گا۔ جب تک ان معنوں کو غلط نہ قرار دیا جائے۔ اور اگر ان معنوں کو ہی، دیکھا جائے جو مضمون نویس نے کئے ہیں تو یہی صاف پتہ لگتا ہے کہ واقعی یہ بالکل غلط ہیں۔ کیونکہ ان کے درست ماننے سے قرآن کریم پر ایک بڑا دھبہ آتا ہے۔ اور قرآن شریف نعوذ باللہ خدا کا کلام قرار نہیں پا سکتا۔ کیونکہ جب ایک عقلمند انسان بھی کسی کو ایسا حکم نہیں دیتا جو ناممکن العمل ہو۔ اور پھر اسکے ساتھ شرط لگا کر اسے رد کیا جائے تو خدا تعالیٰ کسطرح کوئی ایسا حکم دے سکتا ہے۔ مثلاً کبھی کوئی شخص کسی کو یہ حکم نہیں دے گا کہ تم فلاں جگہ سر کے بل چلتے جاؤ۔ اور اگر اسطرح نہ چل سکو۔ تو پاؤں کے بل چلے جانا۔ کیوں اسلیئے کہ جب سر کے بل چلنا ہی محال ہے۔ تو پھر اس طرح چلنے کا حکم دینا کون عقلمند درست سمجھ سکتا ہے۔ افسوس کہ ایک انسان ضعیف البنیان جو مرکب من الخطا و النسیان ہے۔ اسکے کلام میں تو نقص نہ پایا جاتا ہو۔ اور وہ ایسی بات کرنا ناپسند کرتا ہو لیکن خدا تعالیٰ جو سب عقلمندوں کا خالق۔ سب داناؤں کو دانش بخشنے والا۔ اور ہر ایک قسم کے نقص عیب سے پاک اور منزہ ہے۔ اسکے کلام کو اسطرح بیان کیا جائے۔ کہ خدا نے یہ تو حکم دیا ہے۔ کہ اگر تم عدل کر سکو تو دو دو تین تین چار چار تک عورتیں کر لو۔ مگر اسی کے متعلق یہ بھی فرما دیا ہے۔ کہ چونکہ تم سے باوجود تمہاری کوشش اور سعی کے عدل ہو ہی نہیں سکتا۔ پس تم خود ہی سمجھ لو۔ کہ تمہیں کیا کرنا چاہیئے

آیا ایک عورت کرنی چاہیئے۔ یا ایک سے زیادہ۔ شاید کوئی اس خیال سے کہ ہم نے جو "دو سے لیکر چار تک عورتیں کرنے کا حکم دیا ہے۔ ایک سے زیادہ" بیویاں کرلے۔ ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ کیا اسے یاد نہیں کہ ہمنے جہاں چار تک عورتیں کرنے کا حکم دیا ہے وہاں ساتھ ہی یہ بھی شرط لگادی ہے کہ "اگر عدل کرسکو۔ تو ایسا کرو" اور اب چونکہ ہم خود ہی اس بات سے بھی آگاہ کئے دیتے ہیں کہ تم سے عورتوں کے معاملہ میں کسی قسم کا بھی عدل ہرگز نہیں سکتا۔ اسلیئے وہ پہلا حکم تمہارے لیئے قابل عملدرآمد نہ رہا۔

یہ ہیں وہ معنی جو ان آیتوں کے مضمون نگار صاحب نے اپنی سمجھ اور عقل و فہم کے مطابق اخذ کیئے ہیں۔ کیا ہر وہ مسلمان جو خدا تعالیٰ کو جامع جمیع صفات کاملہ مانتا ہے۔ ان معنوں کو تسلیم کرسکتا ہے اور اس مطلب کو خدائے قدوس کی طرف منسوب کرسکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ پس صاف معلوم ہوگیا کہ یہ مطلب مضمون نگار کا اپنا طبع زاد ہے اور اسلام اسپر اسی طرح خط تنسیخ کھینچتا ہے۔ جسطرح اور ہزارہا غلط عقاید اور خیالات پر کھینچتا ہے (باقی دارد)

(غلام نبی بلانوی)

مسیح محمدی کے دعاوی کی تبلیغ پانی کی دھار پر

مندرجہ ذیل مفصل تبلیغی رپورٹ کا خلاصہ گزشتہ اشاعتوں میں ہدیہ ناظرین نہیں ہوا۔ یہاں بہ نظر دلچسپی بلا اختصار شائع کیجاتی ہے۔ (ایڈیٹر)

۹ر جون کو بریسال سے روانہ ہو کر ۱۱۔ جون کو بھوا کھالی کے ساحل پر ہم لوگوں کی کشتی پہونچی۔ یہ مقام بریسال سے جنوبی جانب سندربن کے قریب واقع ہے بریسال کے ایک مولوی صاحب نے ہمارے خلاف بنگلہ زبان میں اشتہار شائع کیا ہے۔ وہ اشتہار یہاں بھی پہونچا ہوا تھا اسلیئے بروقت عام تبلیغ کا موقعہ ملا۔ تو ہمارے رفیق مولوی ابوالہاشم خان صاحب کے دل میں ایک نئی تحریک ہوئی۔ وہ یہ کہ کشتی ہی میں تبلیغ سلسلہ کے لیئے ایک جلسہ کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے ٹی پارٹی کی دعوت شہر کے تعلیم یافتہ معززین کو دی اور رقعہ میں یہ بھی لکھدیا کہ احمدیہ سلسلہ پر ایک مولوی صاحب کی تقریر بھی ہوگی۔ وقت مقررہ پر لوگ آئے علاوہ مسلمانوں کے ایک ہندو منصف صاحب بھی تھے۔ دریا کا پانی جسطرح رواں تھا اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کرنے کے لیئے میری زبان کو بھی رواں کردیا۔ اتفاق سے ایک مولوی صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ دوران تقریر میں وہ بیطرح پیچ و تاب کھا رہے تھے۔ مگر کچھ بول نہ سکتے تھے۔ مسئلہ وحی و الہام پر وہ سخت غیض میں آئے۔ اور غصہ میں کچھ مجھکو سنایا اور اعتراض بھی کیا جواب سکت پانے پر کہنے لگے۔ آپ کی کتابیں آپکے ساتھ ہیں میری کتاب میرے پاس نہیں ہے۔ میں نے کہا لیجئے یہ قرآن کریم ہے یہی میری کتاب ہے کیا یہ آپکی کتاب نہیں۔ آپ میرے خلاف جو کچھ کہتے ہیں اس سے ثابت کریں۔ کوئی دلیل پیش نہ کرنے پر لوگوں کے سامنے پشیمان ہوئے۔ مگر غصہ کم نہ ہوا۔ میں نے مسئلہ نبوت پر تقریر شروع کی تو کہنے لگے بس کیجئے میں نہ سنوں گا نہ سنونگا۔ میں نے کہا میں سناؤں گا اور ضرور سناؤں گا۔ میری آواز ہوا میں ملکر ضائع نہ جائے گی یہ دریا جسکے سینہ پر آپ بیٹھے ہیں اور اس کے قطرے یہ ساحل اور سامنے کے درخت ہمارے پیام گو ہیں جسے میں اپنے امیر کے حکم سے سنانے آیا ہوں سنیں گے اور اگر کوئی دن محاسبہ کا آنے والا ہے۔ اور ضرور آنے والا ہے تو یہ سب شہادت دینگے کہ میں نے پیغام حق پہونچا دیا تھا۔ مولوی صاحب اگر شہر کے اندر ہوتے تو اوسوقت شور کرکے اپنے متبعین کو جمع کرسکتے تھے مگر دریا پر ہونے کی وجہ سے مجبور تھے آخر نتیجہ یہ ہوا کہ سوائے دو آدمیوں کے جو کہ مولویصاحب کے ساتھ آئے تھے۔ باقی نے ہمارے دلائل کو قبول کیا۔ بابو بنود بہاری مکرجی منصف نے (جو زبان فارسی میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں۔ اور رباعیات عمر خیام کا انگریزی ترجمہ بھی کیا ہے) اعلان کیا۔ کہ مولویصاحب کی (دعاجز کی) باتیں معقول اور قابل قبول ہیں بے شک اسوقت اسطرح کے انسان کے آنے کی ضرورت ہے جسطرح خدا کی طرف سے پہلے آیا کئے۔ موجودہ مدعی کے دعاوی اور دلائل کو غور سے دیکھنا چاہیئے۔ حضرت اقدس کی بعض کتب کا نام اور پتہ لیا۔ اسیطرح مولوی برکت اللہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس نے بھی دلائل کی معقولیت کا اظہار کیا۔ میں نے اسی وقت یہ بھی اعلان کردیا کہ میں کل دن اور رات تک یہاں ٹھیروں گا جس مولوی صاحب کو یا کسی اور کو سلسلہ احمدیہ پر اعتراض ہے وہ آکر کریں بفضلہ تعالیٰ میں تشفی بخش جواب دونگا۔ ۱۲۔ جون کے دن کو مولوی عبدالخالق صاحب منصف اول تشریف لائے منصف صاحب موصوف نے اور ہمارے رفیق خان صاحب سے پہلے روز کچھ باتیں ہوچکی تھیں۔ اُس روز اُنہوں نے سلسلہ کی مخالفت کی تھی اور کسی طرح راضی نہ ہوئے تھے کہ سلسلہ کی باتوں کو سنیں۔ مگر آج آپ خود تشریف لائے۔ اور بہت نرم تھے۔ غور اور شوق سے ہماری باتوں کو سنا۔

برہمو سماج مندر کی پرارتھنا

۱۳ر جون کی ابتدائی رات کو ایک دلکش آواز کانوں میں آئی دریافت پر معلوم ہوا کہ سامنے دریا کے کنارے برہمو سماج مندر ہے۔ آج اتوار ہے اسوقت لوگ عبادت کررہے ہیں۔ اُنکے طرز عبادت کو دیکھنے کی غرض سے عاجز معہ اپنے رفیق اخویم ابوالہاشم خانصاحب اسی مندر میں پہونچا۔ ایک شخص نے ہملوگوں کو جگہ دی ایک ہال تھا جس میں ایکطرف کچھ لوگ آنکھیں بند کئے بیٹھے تھے اور سامنے ایک اونچے چبوترے پر جسپر ایک موٹا اور سفید گدا تھا ایک ممتاز شخص آنکھیں بند کئے بیٹھا تھا اور اُن عابدین میں سے ایک شخص سرود اور دوسرا مرد نگ لیئے اپنی فرضی اور خودساختہ غیر متکلم خدا کی تعریف میں پردرد آواز سے گارہا تھا۔ جس قدر کہ میں بنگلہ زبان کسمجھ سکتا تھا۔ میں نے جانا کہ خدا کے لیئے الفاظ اچھے انتخاب کئے ہیں۔ پھر سرود وغیرہ کی آواز نے ملکر ایک سماں پیدا کردیا تھا۔ اسکے خاموش ہوجانے پر اُس ممتاز شخص نے بھی آنکھیں بند کئے ہوئے نثر میں ایک لمبی دعا کی اسطرح نظم و نثر کی دعاؤں کا سلسلہ باری باری چند بار جاری رہا۔ اکثر لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بھی جاری تھے۔ مگر بعض وقت ان ساکن اور بے حرکت انسانوں کے دونوں ہاتھ حرکت میں آتے تھے اور تالیاں بجنے لگتی تھیں ✦

یہ ایک نظر فریب منظر تھا میری زبان سے درد دل کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کے لیئے بار بار درود نکلتا تھا۔ کیونکر ایک نادان آدمی انکی پردرد دعا اور پرنم آنکھوں کو دیکھکر دھوکا کھا سکتا تھا ہمارے طبیب قلبی مسیح محمدی نے براہین احمدیہ حصہ پنجم میں فتبارک اللہ احسن الخالقین کی تفسیر کے ضمن میں جو مخلوقوں کی تفسیر کی ہے اس تفسیر کو بدیہی عالم میں ہم نے دیکھا۔ اپنی جگہ پر پہونچکر میں نے پھر اس تفسیر کو پڑھا۔ اور اخویم ابوالہاشم خان صاحب کو بھی پڑھکر سنائی ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ "سوز و گداز اور گریہ و زاری کی قوت انسان

کے اندر موجود ہے اسکو واقعہ کے صحیح یا غلط ہونے سے کچھ کام نہیں بلکہ جب اسکے لئے ایسے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں جو اِس قوت کو حرکت دینے کے قابل ہوتے ہیں تو خواہ مخواہ وہ رقت حرکت میں آجاتی ہیں۔ اور ایک قسم کا سرور اور لذت ایسے انسانوں کو پہنچ جاتا ہے گو وہ مومن ہو یا کافر اسی وجہ سے غیر مشروع مجالس میں بھی جو طرح طرح کی بدعات پر مشتمل ہوتی ہیں۔ بے قید لوگ جو فقیروں کے لباس میں اپنے تئیں ظاہر کرتے ہیں مختلف قسم کی قافیوں اور شعروں کے سننے اور سرود کی تاثیر سے رقص اور وجد اور گریہ وزاری شروع کر دیتے ہیں اور اپنے رنگ میں لذت اٹھاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ ہم خدا کو پا گئے ہیں۔ مگر یہ اسی لذت سے مشابہ ہے جو ایک زانی کو حرامکار عورت سے ہوتی ہے ؟

ہمارا پیارا مسیح موعودؑ جو کہ دلوں کا معالج تھا اسکے لئے ضروری تھا کہ اللہ اسکو قلوب کے اقسام اور اسکے باریک سے باریک امراض کو بتا دیتا تاکہ وہ انسانی روحوں کو ہلاکت سے بچا کر اُسی کی طرف جانے کی ہدایت کرے جسکے ساتھ وہ آرام یافتہ ہو سکیں۔ عبادت کے اختتام پر وہ لوگ جلد اُٹھ گئے اور جلد جلد اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے یہ خواہش اسوقت دلمیں رہ گئی کہ کہوں کہ جسکے لئے تم لوگ اسقدر درد کے ساتھ پرارتھنا کرتے ہو۔ اس نے انسانوں پر رحم کر کے اپنی ہستی کا ثبوت دینے کے لیئے ایک انسان کو بھیجدیا جو کہ مظہر الوہیت ہے۔ بند آنکھیں کھولو اسکا درشن ہو جائے گا۔ دلمیں یہ خواہش بھی تھی کہ ان کی بعض دعائیہ نظم کو غور سے پڑھوں۔ چلتے وقت ایک شخص سے مانگی بھی لیکن نہ ملی ؞

اِن خواہشوں کو اللہ تعالیٰ نے اسطرح پورا کر دیا کہ جو حضرز شخص منظوم دعا کو گا تا تھا اپنے مکان سے پھر لوٹ کر ہم لوگوں کی کشتی پر آیا۔ اور نظم بھی کتاب سے نقل کر کے ساتھ لایا۔ اسکے آنے پر موقعہ کو غنیمت جانکر احمدیت کی ترقی کے لئے بیقرار دل رکھنے والے ہمارے شفیق ابو الہاشم خان صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کو پیش کیا اور کہا کہ اس زمانہ میں غموں سے چھڑانے کے لیئے خدا نے ایک اوتار بھیجدیا ہے۔ پھر حضرت اقدس خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا پتہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب کا نام لکھ کر دیا۔ جسکو کہ اُسنے خوشی سے لیا۔ اور منگوا کر پڑھنے کا وعدہ کیا۔

ذیل میں دو دعائیہ نظموں کا ترجمہ اسلیئے لکھتا ہوں تا کہ ہمارے احمدی احباب توجہ کریں اور دیکھیں کہ کسطرح یہ لوگ مچھلی کی طرح آسمانی بارش کے۔ لیے تڑپتے ہیں۔ جیسا اثر ایک انسان کی جان نکلتے وقت محسوس ہوتا اسی طرح کا اثر ان کی مایوسانہ دعا اور زاری اور مہجوری کو خیال کر کے ہوا۔ (پہلی دعا کا ترجمہ)

نمبر (۱) کس لیئے محروم رہیں ہم تمہارے چرن سے۔ بڑی اُمید لگائے بیٹھے ہیں زندگی میں پانے کے لیئے۔ اگر یہ نہ ہوا تو موت میں یہ اگر نہ ہو تب نجات کی کشتی میں پژمردہ اور بے دست و پا کو کون لے گا ؟

غبار آلود رستہ میں اندھا کیا آنکھ اٹھا کر دیکھے۔ ساحل مراد تک پہونچانے والی کشتی بھی بند ہے۔ اے فریاد کے سننے والے۔ پھر کنارے پر بیٹھکر ایک گنہگار کیوں تجھے پکارتا ہے ؟

آہ کیا یہ سب باتیں جھوٹی ہیں۔ یہ سننے سے درد ہوا۔ دلمیں یہ بات سخت لگتی ہے۔ اے خدا۔ اے سوامی ہمنے سنا ہے کہ جو پیاسا ہو اسکو تم محبت کا امرت (آبحیات) پلا دیتے ہو ✦

نمبر (۲) چھین لو! چھین! مجھے رُلا کر۔ ہمارے دلکے گوشہ میں کوئی دوسرا معشوق چھپا ہے۔ دھن - جن - جوانی اور گناہ آلود دل جن کی وجہ سے تمہارے تک نہیں پہونچ سکتا ہوں۔

اے دلکے مالک رحم کر کے ان سب کو نیست و نابود کر دو
دنیا کی زندگی میں مجھے اپنی مست کرنیوالی محبت دے دو

انکی مایوسانہ دعاؤں سے معلوم ہوتا ہے کہ برہمو سماج کے خود تراشیدہ اور غیر متکلم خدا سے برہموؤں کو سکینت حاصل نہ ہوئی۔ اور نہ امرت نصیب ہوا سخت مایوس ہو چلے ہیں۔ اور مایوسی بدگمانی کا رنگ پکڑ رہی ہے مگر انکار سے ایک طرح کا صدمہ ان کی روح محسوس کرتی ہے۔ اسلیئے کہتے ہیں کہ اگر وہ حقیقی معبود مل جائے اور اس خیالی اور باطل معبود کو جو میرے دل کی تہ میں چھپا ہے چھین لے اور سب کچھ نیست کر دے تو میں راضی ہوں ✦

پاک زندگی کا چشمہ صافی چونکہ برہمو سماج کو نصیب نہ ہوا اسوجہ سے انہیں کے بعض فرقے باوجود اپنے کو برہمو سماج کہنے کے اپنے آبائی طریقہ کی طرف عود کرنے لگے ہیں ✦

اے احمدی دوستو! اسوقت زمین پر کنتم خیر امۃ اخرجت للناس الخ کے مصداق تم ہو اور صرف تم ہی ہو اللہ تعالیٰ نے تم پر فضل کیا ہے۔ ابر رحمت کیطرح اٹھو۔ پانی کیطرح برسو۔ اور متواتر برسو۔ بنگال کی ان پیاسی روحوں کو سیراب کر دو دکھی روحوں کو سوکھے حلقوں میں امرت کی دھار پہونچا دو۔ ان پیاسوں کو جو کہ اپنی پیاس کو تیزاب سے بجھا رہے ہیں اور وہ نہیں بجھتی۔ نہر خوشگوار کی راہ دکھا دو۔ اور انکو بتا دو کہ جسطرح دنیاوی مقاصد کے حصول کے لیئے خدا نے علیحدہ علیحدہ ذریعے مقرر کر دیئے ہیں۔ جبتک ٹھیک ٹھیک اُن ذرائع کو حاصل نہ کیا جائے وہ دنیاوی مقاصد حاصل نہیں ہوتے۔ اگرچہ کوئی اپنے کو اسکے پانے کی کوشش میں ہلاک کر ڈالے اسی طرح اسی خدا نے اپنے تک پہونچنے کے لیئے بھی ذریعہ مقرر کیا ہے اور وہ سلسلہ نبوت وحی و الہام ہے بغیر اس راستہ پر آئے ہوئے اور بغیر اسکی روشنی سے نور حاصل کئے ہوئے کوئی خدا تک نہیں پہونچ سکتا۔

اور آج خدا تک پہونچنے کا ایک ہی راستہ ہے اور صرف ایک ہی اور وہ ہے اطاعت مسیح محمدی (علیہما الصلوٰۃ والسلام) کیونکہ خود خدا نے حصر کر دیا ہے اور بھولے ہوؤں کو ہوش دلانے کے لیئے بروز محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ پھر یہ اعلان کیا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

احمدیت کو اگر عالمگیر ہونا ہے اور انشاء اللہ ضرور ہونا ہے تو اسکے حاملوں اور فرزندوں کے لیئے ضروری ہے کہ ہر ملک کی زبان میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور آپکی کتابوں کا ترجمہ کریں خصوصاً بنگال جو کہ قریب کا ملک ہے زیادہ حق رکھتا ہے کہ حضرت اقدس کی تعلیم اور کتابوں کو اپنی زبان میں پائے۔

پس ہمارے اُن احمدی دوستوں کا جنہوں نے ہنوز اسکی طرف توجہ نہیں کی یہ فرض ہے کہ حضرت اولو العزم امیر اسلام بروز مسیح موعود سیدنا محمود (ایدہ اللہ بنصرہ) کے اذن اور منشاء کے مطابق جو انجمن ترقی اسلام قایم کی گئی ہے اسکو ترقی دیں۔ تاکہ انجمن موصوف جس ملک میں اس زبان کے ماہر مبلغ کو بھیجے اُسکے ہاتھ اس ملک کی زبان میں سلسلہ کی ترجمہ شدہ کتابیں بھی بھیج سکے ؏

الٰہی امیر ما شادان و کامران باد

خاکسار خلیل احمد (از مشرقی بنگال)

ضروری اعلان

قابل توجہ احباب

ناظرین کرام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اس سے پہلے آپ ایک فہرست صدر انجمن ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اسکے بعد جو رقوم وصول ہوئی ہیں۔ انکو ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ ابھی وہ سنہ ہزار کے

ہوتے ہیں چھ ہزار کی کسر باقی ہے جن جن انجمنوں یا احباب کی خدمت میں عرض کیا گیا ہے وہ بہت جلد اس طرف توجہ دیں اور جن انجمنوں میں وہ چٹھی نہیں پہنچی انکی خدمت میں بذریعہ اخبار ہذا عرض کیا جاتا ہے کہ ایک سال یا دو سال کے واسطے صدر انجمن احمدیہ کو اپنی رقم جو ایک سو کی ہو بطور امانت رکھوا دیں عرصہ مذکورہ کے بعد انکے طلب فرمانے پر واپس کردیجائیگی اس سے موجودہ کام کی مشکلات کا بوجھ ہلکا ہو جائیگا۔ پس احباب کو پورے زور سے اس طرف متوجہ کیا جاتا ہے ✣

رقوم موصولہ کی تفصیل یہ ہے :-

ڈاکٹر فتح الدین صاحب سب اسسٹنٹ سرجن صہ
مولوی عبدالعزیز صاحب لادھیکے صرف جماعت فیروزپور
بابو محمد طفیل صاحب ٹیچر اے۔ ایل او ہائی سکول بٹالہ ما ر یہ رقم للعہ صاحب موصوف کی اپنی ہی طرف سے ہے انجمن بٹالہ کیطرف سے داخل کرنے کی ابھی کوشش ہو رہی ہے ✣
حکیم عبداللہ صاحب حکیم حشیان راہوں ضلع جالندھر ما ر
حاجی رحمت اللہ صاحب راہوں رر ما ر
جماعت قادیان معرفت چوہدری برکت علی خان صاحب محاسب انجمن قادیان للعہ

للعہ
۸ر

دستخط میزان اما لعہ ۸ر
خلیفہ رشید الدین محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

فتاویٰ احمدیہ

بحث تبلیغ کی اجازت

ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے دریافت کیا کہ مجھے اپنے غیر مبائع رشتہ داروں کے ہاں کام کے لئے جانا ہے اگر وہ مجھ سے مباحثہ کریں تو کیا میں بھی جواب دوں ✣

الجواب۔ حضور نے جواب میں لکھا کہ نرمی سے بیشک گفتگو کریں ✣

غیر احمدی لڑکی سے نکاح

ایک شخص نے دریافت کیا۔ کیا احمدی کا غیر احمدی لڑکی سے نکاح جائز یا نہیں ✣

الجواب (از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی) جائز ہے ✣

فہرست نومبائعین

مسماۃ زوجہ نور بخش بھیر وچیچی گورداسپور — اللہ رکھی بھیر وچیچی گورداسپور
بھاگ بھری زوجہ امام دین رر — محمو خان آباد کار چک ۱۹
کریم بی بی رر رر — جنوبی ڈاکخانہ اواں تحصیل بھیرہ
نور الحسن رائیں رر رر — غلام میران صاحب چونیاں
فتح محمد ولد نور بخش رر رر — کریم بخش صاحب ٹیچمین دینانگر
فیروزہ رر رر — عبدالحکیم صاحب گورداسپور
ابراہیم ولد رحماں رر رر — میاں احمد صاحب کھاریاں
عبدالحق زرگر رر رر — محمد خان صاحب بھیرکے
عبدالرحمن رر رر — میاں رحمت اللہ صاحب جوگووال

بیعت خلافت

سید محمد علی صاحب مدرس سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول چک جھمرا ضلع لائلپور

میزان ۱۸ کس

نئی روح

حقیقی اسلامی جوش سچی فراست روحانی بصیرت اور دین متین کی صحیح صحیح معلومات حاصل کرنے اور مسیح کی آمد ثانی یا ظہور مہدی آخر زمان کے اسرار سمجھنے کا شوق ہو تو احمدی لٹریچر کا مطالعہ کرو۔ ہمارے دفتر سے حضرت مسیح موعودؑ نیز بزرگان سلسلہ کی قریباً تمام کتابیں مل سکتی ہیں مفصل فہرست۔ ر کا ٹکٹ بھیجکر منگاؤ۔ نو تصنیف کتاب ظہور المہدی ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کے تمام ضروری متعلقات کی مفصل بحث۔ پُر زور دلائل اور حوالجات کتاب و سنت سے کی گئی ہے۔ **قیمت ۱۲؍**

المشتہر منیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور

ضرورت نکاح

عاجز کو اپنے ایک کنوارے خوبصورت نوجوان عزیز ذات سید عمر ۱۹ سال ساکنہ سری گوبندپور ضلع گورداسپور کے لئے نکاح کی ضرورت ہے لڑکا کم تعلیم یافتہ ہے مگر زمیندارہ کا کام خاصہ اچھی طرح کرتا ہے جو صاحب اپنی غلامی میں لینا چاہیں وہ مزید حالات کے واسطے ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں ✣ عاجز سید غلام حسین احمدی فارم اوورسیر گورنمنٹ کیٹل فارم حصار

چھپ گئی

کتب حضرت مسیح موعود تصانیف بزرگان سلسلہ کی مکمل فہرست

المشتہر محمد یامین تاجر کتب قادیان ضلع گورداسپور

"میٹھی لا اللہ دی بولی"

بالکل سچ ہے مگر "محمد رسول اللہ" بھی اسی کے مفہوم میں شامل ہے افسوس کہ غیر تو غیر خود مسلمان حضور علیہ السلام کے پیارے حالات سے آجکل جیسی چاہیئے آگاہی نہیں رکھتے۔ اگر آپ دل آویز پنجابی زبان میں حضور کے سوانح منظوم کا شوق رکھتے ہیں تو "چمکار محمدی" ضرور منگاکر پڑھیں۔ حضرت مولٰنا نورالدین جیسے متبحر فاضل نے اسے پسند فرمایا تھا۔ قیمت ۱۲؍ منشی جھنڈے خان احمدی مدرس برانچ پوسٹماسٹر بتے ہالی۔ گورداسپور

الفضل میں اجرتی اشتہارات

صرف وہی شائع ہو سکتے ہیں جنمیں شرعاً قانوناً و اخلاقاً کوئی پہلو اعتراض کا نہ نکلتا ہو اس لئے مشتہر صاحبان کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ شرح اجرت واجبی و معتدل ہوگی مگر جو ایکدفعہ طے ہو جائے اسمیں کمی بیشی نہیں کی جائے گی۔ مفصل نرخنامہ ذیل کے پتہ سے منگائیں واضح رہے کہ ہمارا اخبار بفضلہ ایک مسلمہ قومی آرگن ہے اور اس کا ایک اک پرچہ کئی کئی شخصوں کی نظر سے گذرتا ہے اس لئے بفضلہ خلصے کثیر الاشاعت اخباروں کا سا اثر رکھتا ہے ✣ (**مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور**)

مسیح یا محمدؐ

کون شفیع ہوگا؟ بجواب عیسائی صاحبان۔ محصولڈاک آنے پر مفت

مینیجر تشحیذ الاذہان قادیان

معین المبلغین

کثیر الحاجت آیات قرآنی مع حوالجات و معانی و استدلال۔ مخالفین سلسلہ کو جُپ کرانے کا چھوٹا سا مگر کارگر حربہ۔ قیمت صرف ۱؍ منیجر الفضل قادیان